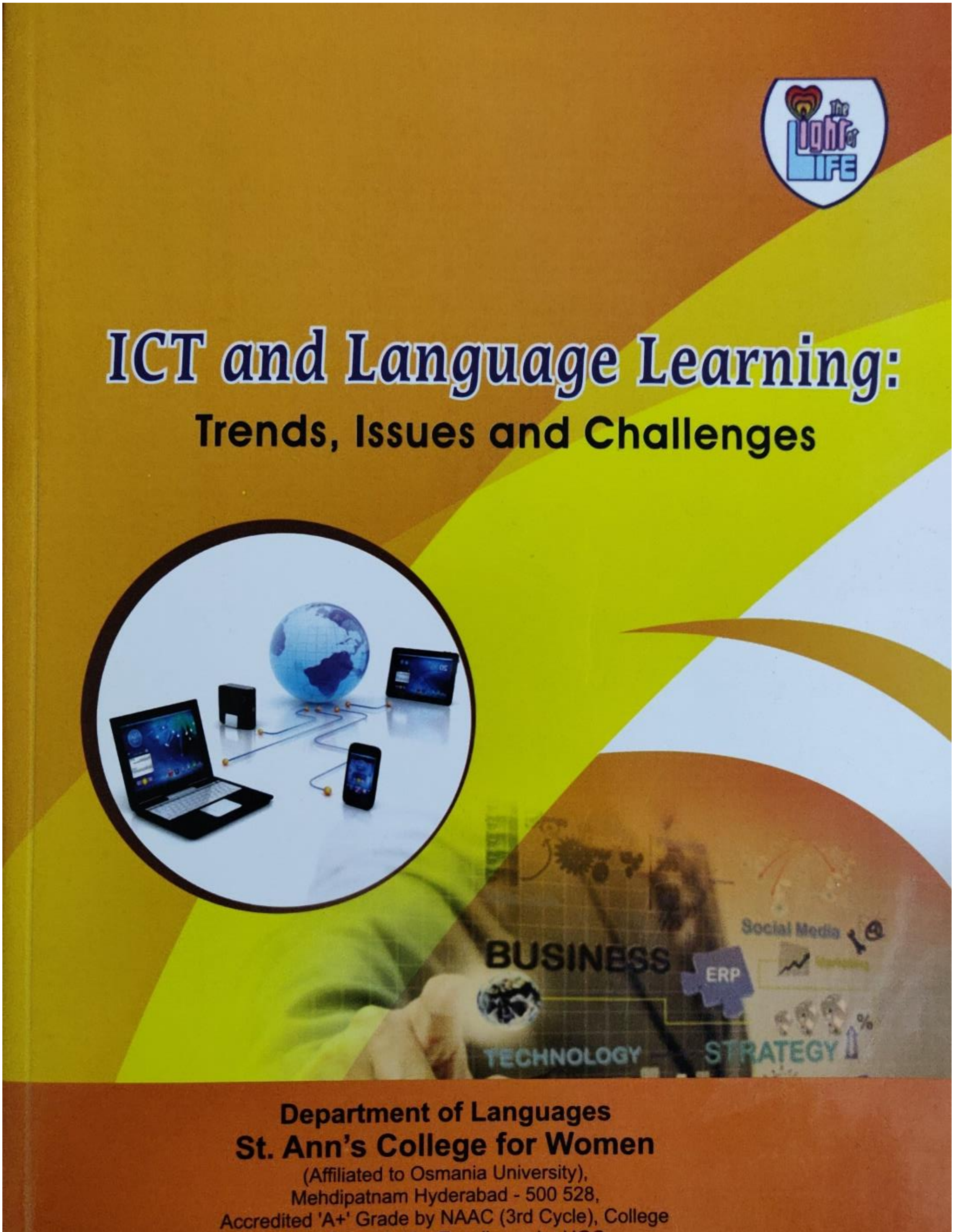

*.**Department of Education & Training Maulana Azad National Urdu University Hyderabad-32

THE USE OF PROCESS APPROACH ON WRITING COMPETENCY IN URDU LANGUAGE: ISSUES & CHALLENGES

اردو زبان میں لکھنے کی صلاحیت پر عمل رسائی کا استعمال : مسائل اور چیلنجز

*Jarrar Ahamad (Ph.D. Scholar) jarrarurb@gmail.com ,9618783492

** Dr. Vanaja M. (Associate Professor) vanajaeducation@gmail.com, 9849494608

آج جب ہم اردو زبان پر نظر ڈالتے ہیں تو یہ دیکھتے ہیں کہ ہماری زبان انتہائی ترقی یافتہ زبان ہے۔ اس میں دن بہ دن ترقی اور روز افزوں اضافہ ہوتا جارہاہے۔ جس کی سب سے بڑی وجہ گلوبلائیزیشن ہے

پہلے اکتساب کے ذرائع بہت ہی محدود تھے، جس کی وجہ سے ترقیاتی عمل سست رفتاری سے آگے بڑھ رہا تھا بلکہ آج کے مقابلے میں اگر یہ کہیں کہ منجمد تھا تو بے جانہ ہوگا۔ اس انجماد اور سست رفتاری کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ آپسی تعامل اور باہمی اشتراک کے ذرائع اور وسائل بھی بہت محدود تھے، یہی وجہ تھی کہ کسی کی ایجاد سے دنیا کو واقف ہونے میں سالوں لگ جاتے تھے، مگر آج کے اس جدید عالمی گاؤں کے دور میں ICTاور انٹرنیٹ کے استعمال سے اتنی تیزی آئی ہے کہ یہاں کوئی چیز ایجاد ہوئی اور وہاں ایک کلک پر پوری دنیا اس سے متعارف ہوگئی۔ دوسری چیزوں کے ساتھ ساتھ زبان اور تحریر کی صلاحیت میں بھی نئی نئی تحقیقات معرض وجود میں آئی ہیں جس کے نتیجے میں آج کے طلباICTکے استعمال سے زبان کا اکتساب کہیں بھی، کسی بھی جگہ، کوئی بھی، کسی بھی وقت کر سکتا ہے اور آج کے طلبا اپنی ضرورت کے مطابق اکتساب کر بھی رہے ہیں۔

انسان حیوان کی طرح اپنی زبان Inheritنہیں کرسکتا ہے بلکہ اسے ایک عمل کے ذریعہ ہی سیکھ سکتا ہے، اب یہ عمل دو طریقوں پر مشتمل ہو سکتا ہے پہلا روایتی طریقہ جیسے بچہ کو بچپن سے سکھاتے ہیں اور جب وہ لکھنے کے قابل ہو جاتا ہے تو اس کے ہاتھوں میں قلم پکڑا دیا جاتا ہے اور اسے سکھایا جاتا ہے کہ کس طرح سے کیا لکھنا ہے مگر Information & Communication Technology (ICT)کی اس صدی میں قلم کی جگہ بچوں کو موبائل فون پکڑا دیا جاتا ہے اور تمام طرح کی لرننگ اس کے ذریعہ ہوتی رہتی ہے اور جب کلاس کے قابل ہوتے ہیں تو کلاس روم میں بھی Computer Mediated Communication (CMC)کے ذریعہ اکتساب کرتے ہیں اور پھر انٹرنیٹ کے تعامل سے Synchronous & Asynchronous لرننگ کے ذریعہ طلبا بذات خود اکتساب کرتے ہیں اور یہ اکتساب کا دوسرا اور جدید طریقہ ہے، مگر ان سب جدید آلات کی موجودگی کے باوجود اگر طلبا کے اندر تحریری صلاحیت موجود نہیں ہے تو وہ مکمل طور سے کسی بھی موضوع پر لکھنے سے عاجز رہے گا۔

آج بھی بہت سارے لرنرس ایسے ہیں جن کے اندر بہت ساری صلاحیتیں موجود ہیں مگر تحریر کی صلاحیت سے عاری ہونے کی وجہ سے وہ ان صلاحیتوں کو بروئے کار لا کر اپنے خیالات کو قلمبند کرنے سے قاصر رہتے ہیں کیوں کہ ان کے سامنے زبان کا مسئلہ درپیش ہوتا ہے۔ اس کا بین ثبوت سری

وری ہندیانی کی تحقیق سے ہوتا ہے جس میں انہوں نے اپنی تحقیق کا پس منظر بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ "گریجویٹ کے بعد طلبا کے سامنے سب سے بڑا مسئلہ گلوبل حالات کا ہوتا ہے جس میں انگریزی کو پہلی زبان کے طور پر منتخب کرنا بھی بڑا مسئلہ ہوتا ہے" (Handayani & Siregar, 2013)۔

جب ہم کسی ایسے ادارے جس کا ذریعۂ تعلیم کوئی ایک خاص زبان ہو جیسے مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی میں اردو ذریعۂ تعلیم ہے اور وردھا میں ہندی تو ایسے اداروں میں بھی طلبا کے سامنے سب سے بڑا مسئلہ اس ادارے کی زبان کو لے کر ہو گا، جیسا کہ مانو کے اکثر طلبا کے لیے بڑا مسئلہ اردو زبان صرف اس لیے ہوتی ہے کہ وہ یا تو ہندی یا پھر انگریزی ذریعۂ تعلیم سے پڑھ کر آئے ہوتے ہیں۔ کلاس روم اور نوٹس وغیرہ کی حد تک طلبا کو دقت نہیں ہوتی ہے کیوں کہ وہ اسے اپنی معلوم زبان میں تحریر کرتے ہیں اصل مسئلہ ان کو ٹیسٹ اور امتحان گاہ میں شروع ہوتا ہے جہاں ان کو اردو میں ہی اپنے جوابات تحریر کرنے ہوتے ہیں۔ مانو میں سائنس، انجینئرنگ، ایجوکیشن تمام تر تعلیمات کا ذریعۂ تعلیم اردو ہی ہے اور یہاں کے طلبا ICT اور ٹکنالوجی کے استعمال سے خوب واقف بھی ہیں، یہاں تک کہ زبان وادب کے طالب علم بھی ICT کا استعمال کر کے اپنا پریزینٹیشن وغیرہ تیار کرتے ہیں۔ ان کی ICT سے واقفیت کی ایک بڑی وجہ یہ ہے کہ ان کے کورس میں Fundamental Information Technology شامل ہے جس کی وجہ سے زبان وادب کے طلبا بھی ان جدید آلات کے استعمال سے واقف ہو جاتے ہیں اور اپنے مافی الضمیر کا اظہار اپنی تحریری صلاحیت کے حساب سے آئی سی ٹی کی مدد سے اردو زبان میں کرتے ہیں، FIT کی طرز پر اگر زبان وادب کے ساتھ (یہ ضروری نہیں کہ زبان وادب کا ہر طالب علم تحریر کی صلاحیت writing competency) واقف ہو) تمام لرنرس کے لیے Language Learning Course کا ایک پرچہ متعارف کرادیا جائے تو وہ بھی اپنے مافی الضمیر کا اظہار بہ آسانی کر سکیں گے۔

تحریر اور تحریر کی صلاحیت کو مندرجہ ذیل سے سمجھ سکتے ہیں۔

- **تحریر/لکھنا**

تحریر ایک فن ہے جس کے ذریعہ سے انسان اپنے افکار وخیالات کو صفحۂ قرطاس پر محفوظ کرتا ہے لیکن آج کے اس دور میں اس فن کی تکنیک نے اتنی ترقی کرلی ہے کہ آج کے انسان کو قلم کی ضرورت ہی نہیں بلکہ قلم کی بات تو دور کچھ لکھنے کے لیے ہاتھ کو کسی دوسری تکنیک کے ساتھ تعامل کرنے کی ضرورت بھی نہیں کیوں کہ قلم کے بعد Keyboard اور اب Voice Typing کا تصور عام ہو گیا ہے، حالاں کہ اگر غور کریں تو ہم دیکھتے ہیں کہ پہلے ڈکٹیشن کا تصور تھا مگر اس میں ایک فرد کے ہاتھ میں قلم یا مشین ہوا کرتی تھی، لیکن آج کا انسان ان تمام لوازمات سے بالاتر ہو کر کسی بھی جگہ، کسی بھی وقت، کہیں بھی اپنے خیالات کو ایک چھوٹے سے موبائل یا لیپ ٹاپ وغیرہ میں وائس ٹائپنگ کے ذریعہ محفوظ کر سکتا ہے اور وہ دن دور نہیں جب کوئی ایسا آلا معرض وجود میں آجائے کہ صرف انسان سوچ لے اور اس کے خیالات اسی جیسی کسی جدید تکنیک میں محفوظ ہو جائیں۔

- **تحریر کی صلاحیت**

ICT کی اس صدی میں بھی کوئی تحریری مہارت کی اہمیت سے انکار نہیں کر سکتا، کیوں کہ تحریر صرف خوش خط لکھ دینے کا یا پھر کسی اور ذریعہ سے الفاظ محفوظ کر لینے کا نام نہیں ہے، بلکہ جب ہم تحریری مہارت کی بات کرتے ہیں تو اس کے ضمن میں یہ بھی آتا ہے کہ ہم کس طرح سے اپنے خیالات کو منظم طریقے سے پیش کرتے ہیں اور کتنے منطقی انداز میں اپنی بات کو قاری کے سامنے رکھتے ہیں۔ تحریری تکنیک چاہے جتنی بھی ترقی کر لے ہمیں اپنے خیالات کو قلمبند یا محفوظ کرنے کے لیے اور اس کی ترتیب کے لیے اپنے ذہن کو ہی بروئے کار لانا ہو گا کیوں کہ جب بھی کوئی خیال ہمارے ذہن میں آتا ہے تو اس کا ایک خاکہ ہم اپنے ذہن میں بنا لیتے ہیں، پھر اسے ڈرافٹ کی شکل میں قلمبند کرتے ہیں اور مزید غور و فکر کے بعد اس کی شین قاف درست کرتے ہیں اور سلیقے سے منظم انداز میں اس کی ترتیب کرتے ہیں کہ کون سی بات پہلے کرنی ہے اور کون سی بات اہم ہے، اس طرح سے ان تمام چیزوں کے لیے تحریری صلاحیت کا ہونا لازمی ہے بغیر اس کے انسان کے پاس کوئی چارہ نہیں۔

❖ **پروسیس مرکوز رسائی Process Oriented Approach**

یہ ایک ایسی رسائی ہے جس کا تعلق اس امر سے ہے کہ کس طرح سے خیالات کو فروغ دیا جائے اور کس طرح ضبط تحریر لایا جائے، اس طرز رسائی میں تحریر کو ایسے عمل سے تعبیر کیا جاتا ہے جس سے کوئی معنی پیدا ہو۔ یہ طرز رسائی تحریر کی درجہ بندی مندرجہ ذیل پروسیس میں کرتی ہے۔

رائٹر اپنے خیالات کو پہلے پہل خاکے کی شکل دیتا ہے اور ساتھ ہی یہ بھی غور کرتا جاتا ہے کہ اس کی تحریر اور ترتیب شدہ خیالات خود اس کے لیے قابل فہم ہیں کہ نہیں۔ اس کے بعد وہ یہ دیکھتا ہے کہ تحریر قاری کے لیے واضح ہے کہ نہیں۔ یہ اپروچ اس بات پر فوکس کرتی ہے کہ ایک طالب علم کتنے واضح انداز میں اور مضبوطی کے ساتھ خیالات کو ترتیب کر کے پیش کر سکتا ہے۔ اس رسائی کو درستگی سے کوئی سروکار نہیں ہوتا۔ طلبا سے کہا جاتا ہے کہ پہلے وہ ان رائٹنگ پروسیز کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے منظم طریقے سے وضاحت کے ساتھ اپنے خیالات کا اظہار کرنے کی کوشش کریں۔ اس اپروچ کے پس پردہ یہ مفروضہ کارفرما ہوتا ہے کہ طالب علم بحیثیت رائٹر اس اپروچ کے ذریعہ جو کچھ کہنے والا ہے کیا وہ واضح ہو گا؟

ڈاکٹر طلال عبد الحمید العدوان اور ان کے ساتھی نے اپنی تحقیق میں السوقی کے حوالے سے لکھا ہے کہ تحریر میں نظریات و خیالات کی تخلیق اور ساتھ ہی منطقی اور باہمی طور پر اظہار کرنے کی صلاحیت شامل ہے۔ نیز Conely-1995 نے یہ اضافہ کیا کہ تحریر ہماری فکر اور تجربات کو بہتر اور دیر پا بناتی ہے۔ تمام شعبے کے مضامین کو سیکھنے میں ہماری مدد کرتی ہے۔۔ Lindsay-2000 کے مطابق زبان میں سنجیدگی، روانی پیدا کرنا اور کسی لفظ کا اضافہ کرنا سب سے زیادہ مشکل امر ہے چاہے اس زبان کی حیثیت اول دوم یا پھر غیر ملکی ہو۔(Abd et al., 2014)

Walsh (2010) کہتے ہیں کہ: تحریر بہت اہم ہے کیوں کہ اس کا استعمال اعلی تعلیم میں اور کام کی جگہ پر بڑے پیمانے پر ہوتا ہے۔ اگر طالب علم کو پتہ نہ ہو کہ کیسے خود کا اظہار تحریر میں کیا جاتا ہے تو وہ اچھے طریقہ سے پروفیسر، ملازمین دوست واحباب یا کسی اور سے گفتگو نہیں کر پائے گا کیوں کہ پیشہ ورانہ ترسیل زیادہ تر تحریری ہی ہوتی ہے، پرپوزل، میمو، رپورٹ، درخواست، انٹرویو، ای میل، اور اس جیسی بہت سی چیزیں ایک طالب علم یا کامیاب گریجویٹ کی روزمرہ زندگی کا حصہ ہیں۔ (Walsh K,2010)

اس طرح سے ان ماہرین کی آرا سے تحریر کی اہمیت عیاں ہو جاتی ہے کہ تحریر کتنا پیچیدہ عمل ہے اور انسانی زندگی کے لیے اس پر مہارت حاصل کرنا کتنا ضروری ہے۔ اس کے بغیر انسان کما حقہ اپنے مافی الضمیر کا اظہار نہیں کر سکتا ہے۔

❖ **اردو زبان میں عمل رسائی کا استعمال**

چونکہ تحریر میں پروسیس اپروچ ایک وسیع عمل ہے جس میں ماقبل تحریر، تحریر، نظر ثانی اور ایڈیٹنگ شامل ہے۔ یہ تمام عمل ایک ریکرسیو عمل کے تحت انجام پاتے ہیں، جیسا کہ رائٹرس رائٹنگ پروسیس کے ذریعہ کام کرتے ہوئے ریکرسیو مراحل کے ذریعہ آگے بڑھتے ہیں، جو سب سے پہلے روانی یعنی سامعین کا تعین اور خیالات پیدا کرنے پر زور دیتا ہے۔ پھر اسکے بعد خاکہ یعنی خیالات کی تنظیم اور نظر ثانی کے لیے تحریری لائحۂ عمل پر، پھر درستگی یعنی موزوں قواعد، املا، طرز تحریر کے لیے ایڈیٹنگ۔ پروسیس کا آخری مرحلہ اشاعت اور کسی مکمل مسودہ کا اشتراک ہے، جس کے بعد پروسیس کے کچھ مراحل ایک بار پھر نظر ثانی کیے جاسکتے ہیں۔

اس طرح سے جب ہم اردو زبان میں عمل رسائی کی بات کرتے ہیں تو غور و فکر کے بعد اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ اگر اردو زبان میں بھی عمل رسائی کا استعمال کیا جائے تو ہم طلبا کی اردو زبان کی تحریر کی صلاحیت میں اضافہ کر سکتے ہیں۔ اس کے لیے ہم مندرجہ ذیل طریقہ اپنا سکتے ہیں جیسے کسی شاعر کے بارے میں طلبا کو پڑھایا جائے یا پھر کوئی فلم انکو دکھائی جائے اس کے بعد ان سے کہا جائے کہ آپ اس شاعر یا فلم کے بارے میں لکھیں۔ لکھنے کے دوران استاد یا ہدایت کار طلبا کی رہنمائی کرتے رہیں گے جب وہ لکھ چکیں تو ان سے کہا جائے کہ اب وہ ایک دوسرے کی تحریر کو باریکی سے دیکھیں اور اس میں کچھ ترمیم و اضافہ کریں اس کے بعد اخیر میں استاد سب کی تحریر کو فرداً فرداً چیک کرے اور ان کی اصلاح کرے اور پھر سے ایک بار طلبا سے اسی موضوع پر لکھنے کو کہا جائے تو وہ اس میں بہتر کر سکتے ہیں اس کے علاوہ ہم زبان کی لرننگ میں آئی سی ٹی وغیرہ کا استعمال بھی کر سکتے ہیں وہ اس طرح کی کاغذ، پنسل کے بجائے طلبا کو کمپیوٹر کے ذریعہ کچھ لکھنے کو کہا جائے۔ یہ کمپیوٹر نیٹ سے جڑا ہوا بھی ہو سکتا ہے اور بغیر نیٹ کے بھی، اگر نیٹ سے جڑا ہوا ہے تو اس کا فائدہ یہ ہو گا کہ کوئی بھی شخص کہیں بھی کسی بھی وقت لرننگ کر سکتا ہیں۔

ای میل کے علاوہ blogger, wikispaces وغیرہ کا بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔ زبان کی تدریس کی تحریر میں ICT/Virtual Mediated کا استعمال بہت زیادہ سود مند ہو گا اور اس سے وقت کی بچت بھی ہو گی۔ جب ہم ان نئے جدید تکنیکی آلات کا استعمال کرتے ہوئے زبان کی تدریس کریں گے تو وہ سب کے لیے Open ہو گا۔ ساتھیوں کے علاوہ کوئی بھی شخص لرنرس کی تحریر پر تبصرہ کر سکے گا۔ علاوہ ازیں کلاسمیٹس ایک دوسرے کی تحریر بہ آسانی دیکھنے اور تبصرہ کرنے کے ساتھ وہاں سے مواد اور خیالات لے سکتے ہیں، نیز لکھتے وقت انٹرنیٹ کی مدد سے اپنے موضوع سے متعلق مواد حاصل کر کے اپنی تحریر کو مزید بہتر بنا سکتے ہیں۔ اس ضمن میں واٹس اپ یا دوسرے میسنجرس کا استعمال اس طرح سے کر سکتے ہیں کہ پوری کلا یا پھر کلاس کے ساتھ ساتھ دوسرے اور بھی لوگوں کا ایک گروپ بنا کر طلبا سے کہا جائے کی وہ اپنی تحریر اسی

میں شیئر کریں۔اس طرح سے Peer Review کے عمل میں تیزی آئے گی اور طلبا زیادہ سرگرم ہو کر دلچسپی کے ساتھ اس عمل میں مصروف ہوں گے۔

Facebook Group/ Page سے بھی فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ فیس بک تو بہت عام ہے ہر کوئی اپنے خیالات کا اظہار بہ آسانی آج فیس بک پر کر رہا ہے۔ ہم زبان کی لرننگ میں فیس بک کا استعمال کر سکتے ہیں اور اس کے استعمال سے ہمیں یہ آسانی ہو گی کہ اکثر طلبا اور دوسرے لوگوں کا اس پر اکاؤنٹ ہوتا ہے اور ہمیں الگ سے ان کا اکاؤنٹ نہیں کھولنا پڑے گا۔ لرنرس اس گروپ یا پیج پر اپنے مواد کو پوسٹ کر سکتے ہیں اور دوسرے ساتھی، استاد والدین وغیرہ اس پر بہ آسانی تبصرہ کر سکتے ہیں اور خود Facilitator بازرسارئی کے ذریعہ طلبا کی اصلاح کر سکتا ہے۔

اس عمل کے لیے ہم سب سے پہلے لرنرس کو قواعد، پڑھنا، بولنا سننا اور پھر لکھنا سکھائیں گے، اس کے لیے چاہیے کہ سب سے پہلے لرنرس کو تحریر کے بارے میں بتائیں اس کے لیے ایک یونٹ / کورس ماڈیول (Maduekwe , A. N. and Busari, T. O. (2007) نے اس طرح سے تیار کیا ہے جسے آپ ذیل میں دیکھ سکتے ہیں؛

کورس ماڈیول کی وضاحت (ایک یونٹ کا خاکہ)

تحریر

یونٹ۔1 تحریر کا تصور اور نوعیت

فہرست

1.0 تعارف

2.0 مقاصد

*۔ تحریر کا تصور *۔ تحریر کیا ہے *۔ تحریری نوعیت

3.2.1 اچھی تحریر کا معیار

3.2.2 مؤثر تحریر

4.0 اختتام

5.0 خلاصہ

6.0 تفویض / اسائنمنٹ

7.0 حوالہ جات

اس سبق کے بعد طلبا کو کوئی فلم دکھا کر ان اسے اس پر لکھنے کو کہا جائے یا پھر ان سے کہا جائے کہ وہ اپنی پسند کے کسی بھی موضوع پر ایک مضمون تحریر کریں۔ یہ تحریر پروسیس اپروچ عمل پر مبنی ہوگی جو کچھ اس طرح ہے۔

Maduekwe, A.N. & Busari, T.O. cited "Troyka[2000] summarizes the process writing diagrammatically as seen below:"

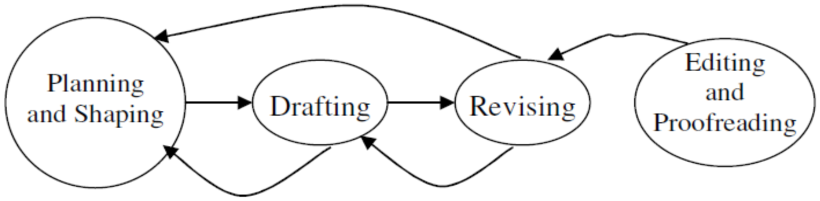

ماقبل تحریر میں وہ اس موضوع سے متعلق غور و فکر کریں گے یا پھر کہیں سے کسی کتاب میں دیکھ یا وہاں موجود رہنما سے کچھ پوچھ سکتے ہیں ۔ لکھنے کے عمل کے دوران سہولت کار طلبا کی مدد کرے گا اور طلبا اپنا مسودہ تیار کر لینے کے بعد اس پر نظر ثانی کریں گے۔ اس کے بعد ایڈیٹنگ کے ذریعہ آخری شکل دیں گے اور پھر اس کی اشاعت کر کے ایک دوسرے کے ساتھ شیئر کریں گے۔

پری ٹیسٹ کے بعد سہولت کار طلبا کو مواد، تنظیم، مافی الضمیر کے اظہار، قواعد کی درستگی، ترسیل کی لیاقت کی جانچ کے لیے پوسٹ ٹیسٹ لے گا۔ پھر اس ٹیسٹ سے حاصل شدہ مواد کی جانچ کر کے نتیجہ پر پہونچے گا۔

جس طرح سے آج ٹکنالوجی ترقی کر رہی ہے ایسی صورت میں ہم Virtual learning, مختلف آئی سی ٹی آلات جیسے واٹسپ، وی کی اسپیس، بلاگ، یا پھر اس جیسا کوئی اور آلہ بھی اس میں استعمال کر سکتے ہیں اور یہ مفید بھی ثابت سکتا ہے جیسا کہ درج ذیل کے محققین کی تحقیق سے ثابت ہوتا ہے؛

Akiwamide نے اپنی تحقیق میں یہ پایا کہ پروسیس اپروچ کے استعمال سے طلبا کے Essay Writing کی کارکردگی میں معنی خیز اضافہ ہوا ہے۔(Akinwamide, 2012)

Tala Abd نے اپنی تحقیق میں یہ پایا کہ پرسیس اپروچ کے استعمال سے طلبا کے Essay writing میں جہاں اضافہ ہوا ہے وہیں ان کے خیالات اور لکھنے کی میکانکس میں بھی اضافہ ہوا ہے۔(Abd et al., 2014)

Pappa Areti نے اپنی تحقیق میں یہ بتایا ہے کہ Computer Assisted Language Learning (CALL) کے لیے بہت ہی اعلی سطح کی آمادگی و محرکہ کا ہونا ضروری ہے نیز انہوں نے اپنی تحقیق میں یہ دیکھنے کی کوشش کی ہے کہ کمپیوٹر کے آسانی سے رسائی ہونے والے سافٹ ویئر جیسے Word Processor اور انٹرنیٹ موٴثر تحریری مہارت کے فروغ میں کیا ایک مضبوط تدریسی اشیا بن سکتے ہیں؟ مزید انہوں نے لکھا کہ اس کے فیچر اور فنکشن جیسے گرامر چیکر / اسپیل چیکر اور مختلف قسم کی بازرسائیاں موجودہ متن میں نئے متن کی شمولیت اور تصویروں کی شمولیت اس کے ساتھ ہی آواز، ویڈیو، دستاویز کی شمولیت کے ساتھ انہیں ڈیلیٹ کرنا بدلنا اور ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنا جیسی خصوصیات ورڈ پروسیسر کو تحریر کی تدریس میں ایک پرکشش آلہ بناتی ہیں۔ انٹرنیٹ پر اکتساب کرنے والے لوگ آزادی کے ساتھ اپنی تحریر اور دوسروں کی تحریر پڑھتے اور بازرسائی دیتے اور حاصل کرتے ہیں اور وہ اپنے خیالات اور معلومات کا اظہار موٴثر طریقہ سے کرتے ہیں۔ CMC میں ورڈ پروسیسر ایک بہت ہی بہتر اور موٴثر آلہ ہے کیوں کہ یہ طلبا کو بہتر تجربہ، خیالات کا خاکہ تیار کرنا، دوبارہ خاکہ تیار کرنا، مسودہ کو لکھنا، نظر ثانی کرنا، پھر سے لکھنے کا موقع فراہم کرتا ہے اور خاص کر نظر ثانی اور پروف ریڈنگ کے دوران Cut, Paste & Delete کی سہولت بہت ہی کارآمد ثابت ہوتی ہے۔ (Pappa, 1987)

اگر آج ہم زبان کے اکتساب (Language Learning) میں ICT کے استعمال کی بات کرتے ہیں تو اس کے ساتھ ساتھ یا اس سے پہلے ہمیں یہ دیکھنا ہوگا کہ کیا وہ زبان ICT Friendly ہے کہ نہیں (جیسا کہ آج بھی اردو زبان کو ICT Friendly تصور نہیں کیا جاتا ہے اور یہ حقیقت بھی ہے) اور اگر وہ زبان ICT Friendly ہے تو طلبا اس زبان کی رسم الخط میں تحریر یا ٹائپنگ کرنا جانتے ہیں کہ نہیں (جیسا کہ اردو رسم الخط میں Typing آج بھی ایک مسئلہ ہے)۔ word میں ہم اردو زبان میں لکھ سکتے ہیں، مگر جس طرح سے انگریزی کے الفاظ پر ورڈ کام کرتا ہے اور اس کی تحریر اور املے، قواعد وغیرہ کی غلطیوں کی نشاندہی کرتا ہے اس طرح سے وہ اردو زبان کے الفاظ پر کام نہیں کرتا ہے (ہو سکتا ہے کہ آئندہ کرنے لگے) گرچہ پروسیس اپروچ کو اس سے کوئی سروکار نہیں ہوتا ہے مگر پھر بھی آئی سی ٹی کی مدد سے اگر ہم اردو زبان کی تحریر کی تدریس یا اکتساب کر رہے ہیں تو وہاں یہ مسئلہ ضرور درپیش ہوگا کہ طالب علم اس زبان کی رسم الخط میں تحریر / ٹائپ کرنا جانتا ہے کہ نہیں۔ اردو زبان یا اردو ذریعۂ تعلیم کے طالب علم کے لیے یہ ضروری ہو جاتا ہے کہ وہ اردو رسم الخط میں اپنے مافی الضمیر کا اظہار کرنا سیکھیں اور یہ اظہار پیپر پینسل یا کمپیوٹر پر بھی ہو سکتا ہے کمپیوٹر کے لیے ٹائپنگ سیکھنا لازمی ہوگا (گرچہ یہ ایک مشکل امر ہے کیوں کہ اردو ٹائپنگ انگریزی کی بہ نسبت مشکل ہے) تبھی جا کر وہ آئی سی ٹی کا استعمال اردو زبان کی تحریر کی صلاحیت کی لرننگ میں بہتر طریقہ سے کر سکیں گے۔

بہت سارے شعبہ جات اسکول کالیجیز میں کمپیوٹر اور ICT کے دیگر آلات ووسائل موجود ہیں مگر وہاں کی اکثریت اس قابل ہی نہی کہ ان کا استعمال جس طرح سے انگریزی کے لیے کرتے ہیں اردو کے لیے بھی کر سکیں اس لیے یہ اور بھی ضروری ہو جاتا ہے کہ پہلے ہم لوگوں کو اس کے استعمال کے قابل بنائیں اور اس شی کے استعمال کی استعداد و صلاحیت فرد کے اندر پیدا کریں۔ جب یہ صلاحیت و استعداد افراد کے اندر پیدا ہو جائیں گی تو وہ خود بہ خود تمام آلات وو سائل کا استعمال اپنی صلاحیت کو بروئے کار لا کر کرنے لگے گا اور آئی سی ٹی کی مدد سے اردو زبان کی لرننگ کا مسئلہ حل ہو جائے گا اور اگر

ہم لوگوں کے اندر اس صلاحیت کے پیدا کرنے سے قاصر رہے تو ICT, Urdu Language Learning اوراردوزبان میں تحریر کی صلاحیت کی لرننگ کے سیاق میں یہ بڑا مسئلہ اور چیلینج ہو گا۔ بغیر اس کے حل کے ہم چاہے جتنی بھی ICT اور لرننگ کی رسائیوں وغیرہ میں ترقی کرلیں سب اس سیاق میں بے معنی اور سعی لاحاصل ہو گی اور آئی سی ٹی کی مدد سے اردوزبان اور اس کی تحریری مہارت کی لرننگ کا مسئلہ ہمیشہ بنا رہے گا۔

میری تحقیق اسی موضوع پر جاری اور جو چند باتیں، مسائل اور چیلینجز وغیرہ کی شکل میں میرے سامنے آئیں اور جو کچھ میں سمجھ سکا اس سے آپ کو روشناس کرانا ضروری سمجھا اور وہ تمام باتیں آپ کے گوش گذار کیں۔ اردوزبان میں خاص کر اس اپروچ کے استعمال کے پیچھے ایک مقصد یہ بھی ہے کہ پہلے کی طرح اب بڑے رائٹرس تخلیق کار وغیرہ بہت کم پیدا ہو رہے ہیں، شاید اب زیادہ تر لوگ کٹ، کاپی، پیسٹ سے کام چلا لیتے ہیں، اس لیے اس اپروچ کے ذریعہ ICT کے استعمال کے ساتھ ہم لرنرس کی خود کی سوچ، خود کا نظریہ پیدا کرنے کی حوصلہ افزائی کے ساتھ تخلیقیت کو فروغ دینے میں ایک اہم کردار ادا کرنے کی کامیاب کوشش کریں گے۔ آج کے اس جدید دور میں جہاں آئی سی ٹی یا دیگر جدید وسائل کا استعمال ناگزیر ہے، وہیں طلبا کو لکھنے کی ذہنی صلاحیت کا مالک ہونا بھی لازمی امر ہے کیوں کہ تحریر کی مہارت میں سب سے زیادہ کام اپنے ذہن کو بروئے کار لا کر ہی کیا جاتا ہے اور لکھنے کے لیے غور و فکر ضروری ہے۔ ہم اپنی بات بوساری کے اس قول پر ختم کریں گے۔

An average university student whose access to computer is very limited would surely be limited in intensity, scope and innovation. Educational technology centers must create the awareness of their roles and offer opportunities to students. The archaic gadgets, filling and slides must be modernized creativity to meet the current needs of University programmes. Maduekwe , A. N. and Busari, T. O. (2007)

References: حوالہ جات

Abd, T., Alodwan, A., Saleh, S., & Ibnian, K. (2014). The Effect of Using the Process Approach to Writing on Developing University Students' Essay Writing Skills in EFL. *Review of Arts and Humanities*, *3*(2), 139–155. as retrieved from http://rah-net.com/journals/rah/Vol_3_No_2_June_2014/11.pdf on 07 aprill 2017.

Akinwamide, T. K. (2012). The influence of Process Approach on English as second language Students' performances in essay writing. *English Language Teaching*, *5*(3), 16–29. https://doi.org/10.5539/elt.v5n3p16 as retrieved from http://files.eric.ed.gov/fulltext/EJ1078985.pdf on 7 Apr 2017.

Handayani, S. W., & Siregar, M. (2013). Improving students' writing achievement through the process genre approach. *Journal of English Language Teaching of FBS Unimed*, *2*(2), 1–12. Retrieved from http://citeseerx.ist.psu.edu/viewdoc /download?doi=10.1.1.851.7937&rep=rep1&type=pdf on 22Jan 2018.

Maduekwe , A. N. and Busari, T. O. (2007). the Effects of Virtual-Mediated Process Writing on University Students ' Academic Achievement in Nigeria, (March 2009), 4875–4893.as retrieved from http://citeseerx.ist.psu.edu/viewdoc/download?doi= 10.1.1.553.6220&rep=rep 1&type=pdf on 1 Feb 2018.

Mehr, H. S. (2017). The Impact of Product and Process Approach on Iranian EFL Learners' Writing Ability and Their Attitudes toward Writing Skill. *International Journal of English Linguistics*, *7*(2), 158. https://doi.org/10.5539/ijel.v7n2p158 as retrieved from http://www.ccsenet.org/journal/index.php/ ijel/article/download/65895/35633 on 07 Apr 2017.

Pappa, A. (1987). Computer- Mediated , Social-Constructionist Approach To Writing. *Word Journal Of The International Linguistic Association*, 122–124. as retrieved from http://www.etpe.gr/custom/pdf/etpe693.pdf on 25 Jan 2018.

Walsh, K. (2010) The Importance of Writing Skills: Online Tools to Encourage Success as retrieved from http://www.emergingedtech.com/2010/11/the-importance-of-writing-skills-online-tools-to-encourage-success/ on 20 Nov 2017.

VRINDA PUBLISHING HOUSE

HYDERABAD OFFICE

Vrinda Publishing House
H.No: 12-118 &124, Vijetha Srinivasa Paradise
Flat no.404, P & T Colony, Near Community Hall,
Dilsukhnagar, Hyderabad, Telengana State-60
Email: vrindapublishinghousehyd@gmail.com,
Phone: 040-24060533, 9642665303

CHENNAI OFFICE

Old no. 37, New no. 109 Mathilagan Street,
Nehrunagar Check Post, Velacery, Chennai-42,
Tamilnadu-42

ISBN: 978-93-87418-22-6

9 789387 418226